بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ

تفسیر الحسنات

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ○ لاہور

کی۔ بہت سی تفاسیر اس خاص عنوان پر لکھی گئیں۔ ان میں آیات کا باہمی ربط ہی دکھایا گیا۔ تفسیر اسرار التنزیل علامہ جلال الدین سیوطیؒ اس فن میں ایک معتبر تفسیر ہے۔ اردو میں تفسیر حقانی نے بھی اس مبحث کو واضح کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے بھی اپنی تفسیر میں اس کا التزام کیا۔ علامہ برہان الدین کی تالیف نظم الدرر فی تناسب الآیہ والسور ہی اگر سمجھ کر پڑھ لی جائے تو اندھوں کی آنکھ روشن ہو جائے۔

اور اس کے بعد فواتح سُوَر اور مقاطع کی مناسبت دیکھ کر محوِ حیرت ہو جانا پڑیگا۔ سیوطی کی تصنیف مراصد المطالع فی تناسب المقاطع والمطالع اور علامہ کریانی کی کتاب عجائب قابل ملاحظہ ہیں۔

مسئلہ کتابت و جمع القرآن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نزول وحی ہوتا تو علی الفور آپ کاتب وحی کو بلا کر لکھوا دیا کرتے۔ اور یہ محکمہ کاتبانِ وحی کا چند منتخب معتبرین معتمدین صحابہ سے تھا۔ مکہ معظمہ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت مولا علی شیر خدا اسد اللہ کرم اللہ وجہہ پر مشتمل تھا۔ یہ ہر سہ حضرات اس خدمت پر مامور تھے۔

مدینہ منورہ میں یہ محکمہ ان ہر سہ افراد کے علاوہ بڑھا دیا گیا۔ چنانچہ مدینہ میں کاتبانِ وحی یہ تھے صدیق، عثمان۔ علی اسد اللہ۔ زبیر بن العوام۔ حنظلہ بن الربیع۔ ابی بن فاطمہ۔ زید بن ثابت۔ عبداللہ بن ارقم۔ عبداللہ بن رواحہ۔ معاویہ بن سفیان۔ خالد بن سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

مختصر یہ کہ حضور نے قرآن کریم اوّل سے لے کر آخر تک سب بالترتیب لکھوا دیا تھا۔ پھر آپ ہی کے عہد مبارک میں دوسرے صحابہ کرام نے بھی اس کی بہت سی نقلیں لے لیں۔ البتہ یہ نقلیں اس زمانہ کے کاغذوں پتھر کی تختیوں، بکری دنبہ کی پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھیں۔

علاوہ ازیں صحابہ کرام کے حافظے نہایت تیز تھے۔ انہیں تلاوتِ قرآن کریم کا شوق بھی بے حد تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عہد رسالت مآب میں ہی بڑے بڑے مہاجرین و انصار نے قرآن کریم حفظ بھی کر لیا تھا۔ اور اس طرح حفاظ کی ایک معتد بہ جماعت بھی بن گئی تھی۔ مگر باوجود ان تمام امور کے عہد نبوت تک اوراق قرآن کریم مجموع نہ تھے بلکہ کچھ کہیں، کچھ کسی کے پاس موجود تھے۔

اس حالت میں یہ عہد نبوت گزرا۔ عہد صدیقی آیا۔ مسلیمہ کذاب نے اپنے تین لاکھ ساتھی منظم جمع کر رکھے تھے۔ جب اسے مایوسی ہو چکی تھی کہ خلافت کی مسند اسے ہرگز نہیں مل سکے گی اس نے بغاوت کر ڈالی۔ ادھر سے دفاعی نظام کے لیئے جانبازانِ اسلام بڑھے۔ مختصر یہ کہ اس جنگ میں بہت سے حفاظ شہید ہو گئے۔ یہی وجہ

جنگ ہے جسے جنگ یمامہ کہتے ہیں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب مبارک میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر اسی طرح حفاظ شہید ہوتے گئے تو قرآن کریم کی حفاظت میں بہت دقت ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ نے صدیق اکبر کی خدمت میں قرآن کریم زیادہ محفوظ کرنے کا مشورہ پیش کیا چونکہ یہ مشورہ وہ تھا جو من جانب اللہ فاروق کے دل الہام منزل میں القا ہوا تھا۔ صدیق اکبر نے بھی ادنٰی غور و تدبر کے بعد اس مشورہ سے اتفاق فرمایا۔ نیز سیاست مذہبی بھی اس کی مقتضی تھی۔

چنانچہ حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ کو اس امر کا حکم دیا اور بحمد اللہ تعالیٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا۔ ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی۔ وہ صحیفے تا حیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق زوجہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے۔

تجوید و قرأت قرآن کریم کے اختلافیات

عرب میں ہر قوم و قبیلہ کی زبان بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھی۔ مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا۔ کوئی الف میم چنانچہ اس لغت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبیلہ کے آدمی کو اس طرح اس کی لغت میں حدیث فرمائی لَیْسَ مِنَ اَمْبِرِ مِصِیَامُ فِی اَمْسَفَرِ جو محاورہ قریش میں لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ تھا۔ اسی طرح بعض قبائل علامات مضارع حروف اَتَیْنَ کو مفتوح پڑھتے اور کوئی مکسور۔ ما مشبہ بر لیس کی خبر کو کوئی منصوب کرتا کوئی مرفوع اِنَّ داَنَّ وغیرہ ما کے اسم کو کوئی نصب دیتا کوئی رفع پر رکھتا۔ بعض قبائلی ہر جگہ ب کو م بولتے اور م کو ب۔ تا۔ رحمتہ ونحوہا کو حالت وقفی میں کوئی ہ کہتا کوئی ت منصوب منون پر کوئی الف سے وقف کرتا کوئی حرف سکون سے۔ بعض مرفوع و مجرور پر بھی واؤ اور یا سے وقف کرتے۔ بعض تو میں حروف مدہ سے حرکات موافقہ پر قناعت کرلیں۔ اَعُوْذُ کو اَعُذُ تعالیٰ کو تعالَ وغیرہ ذالک کہتیں۔ اس قسم کے بہت سے تفاوت لہجہ طرز و ادا کے تھے۔ جیسا کہ ہمارے محاورہ میں آم کو آم کہتے ہیں اور بعض امب اور بعض انبہ بولتے ہیں۔ اگرچہ اس قسم کے تفاوت سے اصلی معنی میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی تھی۔ لیکن چونکہ قرآن کریم خاص لغت قریش پر اترا تھا اور صاحب قرآن حبیب الرحمان بھی قریشی تھے

شعر

گلبن تو کہ زگلزار قریشی گل کرد ۔ زاں سبب آمدہ قرآن بہ زبان قرشی